بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
ٹیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۳۵/۷۰ ○ ہفتہ ۳۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۲۸ نبوت ۱۳۶۰ ہش ۲۸ نومبر ۱۹۸۱ء ○ نمبر ۲۷۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ جلسہ پر کیوں آرہے ہیں؟

ارشادات (سیدنا حضرت اقدس) کی روشنی میں

۵ — آپ جلسہ سالانہ پر اس لئے آرہے ہیں تاکہ:-

۱- ایسے حقائق و معارف سنیں جو ایمان، یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

۲- آپ میں سے ہر ایک کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور آپ کی معلوماتِ دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔

۳- طلبِ علم اور مشورہ امداد اور ملاقاتِ اخوان کے مواقع مہیا ہوں۔

۴- جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں گذشتہ سال داخل ہوئے ہیں پرانے بھائی ان کا منہ دیکھ لیں اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہو۔

۵- (امام کی طرف سے) دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

۶- جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر گیا ہو۔ اس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

۷- اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو

۸- (امام کی طرف سے) تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور خشکی اور نفاق اور اجنبیت کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ ربّ العزّت کوشش کی جائے۔

۵ — اس لئے آپ کو چاہیئے کہ آپ:-

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاءِ کلمہ پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(مرسلہ: افسر جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو ہمیشہ صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گردوں کی تکلیف ابھی شدید ہے۔ ضعف بہت ہو گیا ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور درد سے دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد از جلد صحتِ کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں سے معمور زندگی عطا کرے۔ آمین۔

خصوصی دعا کی درخواست

ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت رات سے تشویشناک طور پر بہت خراب ہے۔ بلڈ پریشر یکدم گر گیا ہے۔ بہت خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

● خاکسار کے والد محترم رستم علی صاحب عرصہ اڑھائی سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں پچھلے دنوں پیچش اور بخار کی وجہ سے مزید طبیعت خراب ہو گئی گو اب افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (عمر علی طاہر)
(مربی سلسلہ قمر آباد نزیل کزمی ضلع تھرپارکر)

● مکرم مولوی نصیر احمد صاحب قمر شاہد ایڈیٹر تشحیذ الاذہان استاذ جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ پہلی بچی عطا فرمائی ہے الحمد للہ۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد صاحب قمر مبلغ سلسلہ حال غانا مغربی افریقہ کی پہلی پوتی اور مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان کی پہلی نواسی ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "فرحت"

(باقی صفحہ ۸ پر)

اہالیانِ ربوہ مسکراتے چہروں کے ساتھ معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہیں

"مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام وقارِ عمل کا مثالی پروگرام اور اس کے متعلق ہدایات

جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور خطبات کی روشنی اور تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مرکز سلسلہ کی مثالی صفائی اور حضرت (اقدس) .... کے معزز مہمانوں کو مسکراتے چہروں کے ساتھ خوش آمدید پیش کرنے کے لئے وقارِ عمل کا خصوصی پروگرام تمام ربوہ میں منا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں چند ضروری گذارشات پیش کی جاتی ہیں۔

۱- مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ ہر جمعہ کی صبح اپنے محلہ میں مثالی وقارِ عمل کر کے محلہ کے ضروری مقامات مثلاً گلیاں، سڑکیں، پُلیاں، نالیاں، گڑھے، خاردار جھاڑیاں اور مساجد کی صفائی کریں

۲- ہر اہلِ خانہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکان کے سامنے حتی الامکان ہر طرح کی صفائی کا اہتمام متواتر جلسہ سالانہ تک کرتے رہیں۔

۳- گھروں کے سامنے نالیوں اور گندے پانی کے نکاس کا انتظام اس طرح کریں کہ پانی راستوں پر ہرگز نہ پھیلنے پائے۔

۴- چھڑکاؤ کا مناسب انتظام کیا جائے۔ بہتر ہوگا کہ چھڑکاؤ رات کے وقت کیا جائے تاکہ پانی عمدگی سے جذب ہو کر راستے صاف ہو سکیں۔

۵- اسٹریٹ لائٹ کی خاطر حسبِ توفیق اپنے مکان کے اہم راستہ کی سمت بلب لگا کر مہمانوں کی رہنمائی میں معاونت فرمائیں۔

۶- ضرر رساں جانور مثلاً کتے وغیرہ ہر صورت باندھ کر رکھیں۔ ایسا کوئی ضرر رساں جانور ہرگز جلسہ سالانہ کے ایام میں گلیوں، سڑکوں پر کھلا نہ چھوڑیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضل سے ایسا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس میں اُس کی رضا ہو۔ آمین۔ (ناظم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۲۸ نبوت ۱۳۶۰ ہش

علم اور اہل علم کی فضیلتوں کے بعض نمایاں پہلو

علم اور اہل علم کی فضیلت دنیا میں بھی مسلّم ہے اور دین میں بھی۔ بالخصوص اسلام نے علم کی فضیلت پر جس انداز سے روشنی ڈالی ہے کسی اور مذہب نے نہیں ڈالی۔ اسلام نے یہ کہہ کر کہ علم خواہ کوئی سا بھی ہو صفات الٰہیہ کے جلووں سے عبارت ہوتا ہے۔ دینی اور دنیوی علوم کی تفریق کو ختم کر دیا ہے اور اس طرح اس نے سارے ہی علوم حاصل کرنے اور اس کے ذریعہ معرفتِ الٰہی میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

علم اور اہل علم کی فضیلت کے مختلف پہلوؤں کو ہم گزشتہ شمارہ میں قرآن مجید کی رُو سے واضح کر چکے ہیں فی الوقت ہم علم اور اہل علم کی فضیلت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ آنحضورؐ نے بھی اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال کر علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کی بہت ہی مؤثر انداز میں تلقین فرمائی ہے حتیٰ کہ علم حاصل کرنے کو ہر مومن مرد اور مومن عورت کا ایک نہایت اہم فریضہ قرار دیا ہے۔

مثال کے طور پر علم اور اہل علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ایک حدیث میں جو حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ. وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

(ترمذی کتاب العلم)

ترجمہ:۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پَر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں چھوڑ کر نہیں جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیبہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔

علم اور اہل علم کے فضائل سے متعلق یہ ایک بہت ہی جامع حدیث ہے اور بیک وقت فضیلت کے بیشتر پہلوؤں پر حاوی ہے۔ سب سے پہلی فضیلت اس میں یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ سفر جو حصول علم کی خاطر اختیار کیا جائے وہ بہت ہی مقدس و مبارک سفر ہوتا ہے کیونکہ ایسے مقدس فریضہ کی ادائیگی کی نیت سے جب ایک طالب علم اپنے گھر سے نکلتا اور سفر کرتا ہوا اپنے وطن سے بھی دور چلا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ طلب علم کی خاطر اس کی اس محنت اور راستہ میں پیش آنے والی صعوبت کی برداشت سے خوش ہو کر اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ علم حاصل کرنے کی خاطر سفر کی مشقت اٹھانے کی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت قدر و منزلت ہے اتنی کہ خدا تعالیٰ اس مشقت سے خوش ہو کر ایسے شخص کے لئے جنت کے حصول کو آسان بنا دیتا ہے کیونکہ علم حاصل کرنے کے نتیجہ میں اسے عمل کی توفیق ملتی ہے۔ اس طرح مشقت کا اجر اور عمل کا ثواب مل کر اسے جنت کے بہت قریب کر دیتے ہیں۔

پھر حصول علم کی خاطر اختیار کئے جانے والے سفر کے اس عظیم اجر کے پیش نظر فاصلہ کی کوئی قید نہیں لگائی بلکہ یہاں تک کہا ہے کہ اگر علم حاصل کرنے کی خاطر دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھی جانا پڑے اور اس کے وسائل مہیا ہوں تو ایک مومن کو دنیا کے آخری سرے تک بھی جانے سے دریغ نہیں کرنا چاہئے انسان طلب علم میں جتنی زیادہ طویل مسافت طے کرے گا اور جتنی زیادہ مشقت اٹھائے گا جنت اتنی ہی زیادہ اس کے قریب کر دی جائے گی۔ اسی لئے ایک اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ

یعنی علم سیکھو خواہ تم کو چین کے کناروں تک جانا پڑے۔

اس حدیث میں چین کا ذکر دور ترین ملک کی حیثیت سے بطور مثال کیا گیا ہے مراد یہ ہے کہ علم ایسی بیش بہا دولت ہے کہ اسے حاصل کرنے کی خاطر دنیا کے جس کونہ میں بھی جانا پڑے اور جتنے بھی اخراجات برداشت کرنا پڑیں اور جتنی بھی کوفت اور صعوبت اٹھانی پڑے۔ ایک مومن کو حسب استطاعت اسے بطیب خاطر اٹھانا چاہئے اور اسے عین سعادت سمجھنا چاہئے۔

دوسری بات جس سے علم اور اہل علم کی فضیلت آشکار ہوتی ہے) اس حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے کہ علم کی خاطر سفر اختیار کرنے والوں کے لئے جنت کا راستہ ہی آسان نہیں کیا جاتا۔ راستہ بھر اس کا پورا پورا اعزاز و اکرام بھی کیا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ طلب علم میں اس کی محنت اور مشقت سے خوش ہو کر فرشتے اپنے پَر اس کے آگے بچھاتے جاتے ہیں۔ کتنا عظیم الشان اعزاز ہے جو حصول علم کی خاطر اخراجات اور صعوبتوں کی پروا کئے بغیر سفر اختیار کرنے والوں کے حصہ میں آتا ہے! اور کیسی مبارک ہے وہ محنت و مشقت اور راستہ کی صعوبت جو علم کے متلاشی کو برداشت کرنا پڑتی ہے۔

تیسری فضیلت اہل علم کی یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے لئے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی ان کے حق میں دعا مانگتی ہیں اس میں ایک نہایت ہی اہم بالشان حقیقت کی طرف بہت لطیف پیرائے میں اشارہ کیا گیا ہے اور وہ حقیقت یہ ہے کہ علم ایسی دولت ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی اور جو بھی اسے حاصل کرتا اور اسے دوسروں تک پہنچانے کا انتظام کرتا ہے وہ اسے ایسا دوام بخشتا ہے کہ اس کے اپنے زمانہ کے لوگ ہی نہیں بلکہ آنے والے زمانوں کے لوگ بھی اس سے فیض یاب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ عالم اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ لیکن اس کا علم اس کے بعد بھی قائم و دائم رہتا ہے اور اس کے حوالہ سے اس عالم کے نام اور اس کی یاد کو دوام ملتا چلا جاتا ہے۔

چوتھی بات اس حدیث سے یہ واضح ہوتی ہے کہ حقیقی عالم کو ذات و صفات باری کی جو معرفت اور حقائق الاشیاء کا جو عرفان نصیب ہوتا ہے اس کے زیر اثر اسے حقوق اللہ اور حقوق العباد بلکہ جملہ مخلوقات کے حقوق کو عارفانہ رنگ میں ادا کرنے کی غیر معمولی توفیق ملتی ہے اور جملہ مخلوقات کے حقوق کی ادائیگی کے نتیجہ میں سارا عالم ہی اس سے فیض یاب ہو رہا ہوتا ہے۔ اور یہ فیض یابی ہی اس کے حق میں مخلوقات عالم کی طرف سے ایک محبوبانہ دعا کی شکل اختیار کر رہی ہوتی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ زمین و آسمان میں رہنے والے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے لئے دعا کرتی ہیں۔

پانچویں فضیلت علم اور اہل علم کی یہ بیان ہوئی ہے کہ چونکہ عالم عارفانہ رنگ میں عبادت بجا لاتا ہے۔ اس لئے اس عابد پر جو علم سے بے بہرہ ہو اسے ویسی ہی فضیلت حاصل ہوتی ہے جیسی کہ چاند کو دوسرے ستاروں پر حاصل ہے۔

پھر چھٹی فضیلت کے طور پر عالموں کو اپنی فیض رسانی کی وجہ سے انبیاء کا وارث قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہ انبیاء سے ہی ورثہ میں علم حاصل کرتے ہیں۔ ساتویں فضیلت یہ ہے کہ اہل علم کو اپنے علمی سرمائے اور خداداد بصیرت کی وجہ سے خیر کثیر عطا کی جاتی ہے اور وہ

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (البقرہ آیت ۲۷۰)

کے صحیح معنوں میں مصداق ہوتے ہیں۔

علم اور اہل علم کے ان عظیم الشان فضائل کی وجہ سے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔

(ابن ماجہ)

یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ قرآن

طوفانِ نوحؑ ـــ قرآنِ کریم کی روشنی میں

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ـ ربوہ

اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ :۔
۲۴ سالہ امریکن کوہ پیما سکاٹ وان ڈائیک نے ترکی حکومت سے درخواست کی ہے کہ اسے حضرت نوحؑ کی کشتی کی تلاش کے سلسلے میں کوہ ارارط پر جانے کی اجازت دی جائے کوہ پیما کا کہنا ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی پہاڑ کی ڈھلان پر موجود ہے۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر اسے موقع دیا جائے تو وہ اس تاریخی کشتی کو دریافت کر سکتا ہے اس سلسلہ میں سکاٹ نے مزید کہا کہ :۔ اس کشتی کو پانچ مرتبہ دیکھا جا چکا ہے اور یہ پہاڑ کے تیرہ سے چودہ ہزار فٹ کی بلندی پر موجود ہے۔

قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ۴۳ مقامات پر کیا گیا ہے ایک سورۃ آپ کے نام پر ہی نازل ہوئی جس میں حضرت نوحؑ کی بعثت، آپ کی قوم کا معاشرہ، اور آپؑ کی دعوت وارشاد کے نتیجہ میں قوم نے کیا ردّ عمل پیش کیا بالتفصیل مذکور ہے۔

سورۃ نوحؑ کو حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر سے شروع کیا گیا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو اس وقت سے پہلے ہوشیار جبکہ ان پر دردناک عذاب نازل ہو

حضرت نوحؑ کی بعثت دریائے دجلہ اور فرات کے علاقہ میں ہوئی آپ نے اپنی قوم کو ہر رنگ میں پیغام پہنچایا مگر قوم نوحؑ نے پیغام ربانی کو ٹھکرا دیا اور اس سے نہ صرف اعراض کیا بلکہ تمرد اور سرکشی کا مظاہرہ کیا۔ قوم نوحؑ شرک میں مبتلا تھی ان کے لیل ونہار بت پرستی میں گزرتے تھے۔ ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر بتوں کی پوجا کرتی تھی حضرت نوح علیہ السلام ان کو پیغام توحید دیتے ہوئے فرمایا۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو

بت پرستی کی وجہ سے قوم نوحؑ میں اخلاقی زوال شروع ہو گیا تھا ماحول میں انتہائی ابتری اور انتشار تھا اور برائیاں جنم لے رہی تھیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کو بھول گئے تھے اور اس کی بجائے انہوں نے بتوں کی پوجا شروع کر دی تھی۔ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کی اصلاح کیلئے انتہائی مساعی کو اختیار کیا مگر قوم نوحؑ نے ان کی تکذیب کی۔ حضرت نوحؑ قوم کے اعراض اور تکذیب سے سخت تکلیف میں تھے قوم کی تکذیب کا اظہار یوں فرماتے ہیں

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝

(سورۃ نوح آیت ۷-۸)

حضرت نوحؑ نے خدا سے کہا اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات کے وقت بھی پکارا اور دن کے وقت بھی پکارا مگر میری دعوت وتبلیغ کی وجہ سے وہ اور بھی دور بھاگنے لگے۔

اتمام حجت کے بعد حضرت نوحؑ نے باذن الٰہی یہ دعا کی۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ (سورۃ نوح)

اے میرے رب! زمین پر کفار میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑیو۔

یہ آیت کریمہ بتلاتی ہے کہ قوم نوحؑ شرارت، سرکشی اور تکذیب واعراض میں اس حد تک تجاوز کر گئی تھی کہ اگر ان کو تباہ نہ کیا جاتا تو حق مٹ جاتا اور باطل پروان چڑھتا۔ حق وصداقت کی اشاعت کے لئے اور حضرت نوح علیہ السلام کی حقانیت کے لئے عظیم نشان کی ضرورت تھی تا حضرت نوح علیہ السلام کی صداقت عوام پر عیاں ہو۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم نے استہزاء اور تمسخر سے کہا کہ آپ ہم سے اب کسی قسم کا مجادلہ نہ کریں اور ہمارے انکار کی وجہ سے آپ جو عذاب اور گرفت اپنے خدا کی لا سکتے ہیں وہ فوراً لے آئیں۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

(سورۃ ہود ع ۳۳)

حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کے اس ناروا رویہ کے پیش نظر فرمایا کہ عذاب کا معاملہ تو خدا کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ فرمایا۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

(ہود ع ۳۴)

نوح نے کہا اگر خدا نے چاہا تو وہ اس عذاب کو ضرور لے آئے گا اور تم اللہ کو عاجز کرنیوالے نہیں ہو

ان حالات میں خدا تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

(ہود آیت ۳۷)

اور نوح کو بذریعہ وحی کے بتلایا گیا تھا کہ جو ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا تیری قوم میں سے کوئی شخص تجھ پر ایمان نہیں لائیگا۔ اس لئے وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس کی وجہ سے تو غم نہ کر۔

(۲)

خدا تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی صداقت وحقانیت ثابت کرنے کیلئے آپکو ایک عظیم قہری نشان سے نوازا۔ حضرت نوحؑ کو خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایک کشتی تیار کریں تاکہ وہ اشخاص جو آپ پر ایمان لے آئے ہیں وہ اس عذاب سے محفوظ رہیں جو منکرین پر نازل ہوگا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

(سورۃ ہود : ۳۸)

تو ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کیمطابق کشتی بنا اور ظالموں کے متعلق مجھ سے کوئی بات نہ کر وہ ضرور ہی غرق کئے جائیں گے۔

اب کشتی نوحؑ کے متعلق ہر قصبہ، ہر قریہ اور ہر گھر میں چرچا تھا اور تمسخر اور استہزاء کیا جاتا تھا گروہ کے گروہ عوام وخواص میں سے اس کشتی کو دیکھنے کے لئے آرہے تھے اور جو کوئی اس کشتی کو بنتا ہوا دیکھتا وہ استہزاء کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اس صورت حال کا یوں تذکرہ فرمایا ہے

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۔ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝

(ہود : ۳۹)

اور نوح کشتی کو ہمارے حکم کے مطابق بنا رہے تھے اور جب بھی اس کی قوم میں سے کوئی بڑے لوگوں کی جماعت اس کے پاس سے گذرتی تھی تو وہ اس پر ہنستی تھی جس پر اس نے کہا کہ اگر آج تم ہم پر ہنستے ہو تو کل ہم بھی تم پر ہنسیں گے جیسا کہ آج تم ہم پر ہنستے ہو

یہ آیت کریمہ بتاتی ہے کہ قوم کے اکابرین اور صنادید اس مخالفت اور استہزاء میں پیش پیش تھے مگر پیغمبر خدا حضرت نوحؑ نے ایسے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جس کا ذکر قرآن کریم نے یوں کیا۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ (ہود - ۴۰)

پھر تم کو جلد علم ہو جائے گا کہ وہ کونسا فریق ہے جس پر ایسا عذاب عذاب آرہا ہے جو اسے رسوا کریگا اور جس پر دائمی عذاب نازل ہو رہا ہے

اس کشتی کا طول وعرض کیا تھا؟ اس کا نقشہ کیا تھا؟ اس کی اونچائی کیا تھی؟ اس کا جواب تورات یوں دیتی ہے۔

"اور خدا نے نوح سے کہا کہ تمام بشر کا خاتمہ میرے سامنے آپہنچا ہے کیونکہ ان کے سبب سے زمین ظلم سے بھر گئی۔ سو دیکھ میں زمین سمیت ان کو ہلاک کروں گا۔ تو گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی اپنے لئے بنا۔ اس میں کوٹھڑیاں تیار کرنا اور اس کے اندر اور باہر رال لگانا اور ایسا کرنا کہ کشتی کی لمبائی ۳۰۰ ہاتھ اُس کی چوڑائی ۵۰ ہاتھ اور اُسکی اونچائی ۳۰ ہاتھ ہو۔ اور اس کشتی میں ایک روشندان بنانا اور اوپر سے ہاتھ بھر چھوڑ کر اسے ختم کر دینا اور اس کشتی کا دروازہ اس کے پہلو میں رکھنا اور اس میں تین درجے بنانا نچلا، دوسرا اور تیسرا اور دیکھ میں خود زمین پر پانی کا طوفان لانے والا ہوں تاکہ ہر بشر کو جس میں زندگی کا دم ہے دنیا سے ہلاک کر ڈالوں اور سب جو زمین پر ہیں مر جائینگے"

(پیدائش ۱۳ تا ۱۷)

(۳)

جب یہ کشتی نوحؑ مکمل ہو گئی۔ ارشاد ربانی کے مطابق اس کشتی میں آپ کے خاندان کے افراد اور وہ افراد جو آپ پر ایمان لا چکے تھے وہ کشتی میں سفر کرنیکے لئے تیار ہو گئے اور اپنے گھر کے ہر ایک قسم کے جانوروں میں سے ایک جوڑا رکھنے کا ارشاد ہوا اور تورات کے بیان کے مطابق :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تو ہر طرح کی کھانے کی چیز لیکر اپنے پاس جمع کر لینا کیونکہ یہی تیرے اور ان کے کھانے کو ہوگا"

(پیدائش : ۲۲)

جب طوفان نوحؑ کے آثار شروع ہو گئے تو آپ نے خدائی ارشاد سے اپنے متبعین کو فرمایا۔

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِيهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ○

(ھود آیت ۴۲)

چنانچہ جب سیلاب آگیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ اس میں سوار ہو جاؤ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرایا جانا اللہ کے نام کی برکت سے ہی ہوگا۔ میرا رب یقیناً بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم نے طوفانِ نوحؑ کے متعلق جن الفاظ کا انتخاب کیا ہے وہ جامع اور مانع ہیں چنانچہ قرآن کریم میں طوفان نوحؑ کی ہولناکی کا ذکر یوں آتا ہے۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ○ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ○ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ○

(سورۃ القمر ۱۱-۱۲-۱۳)

آخر اس نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا مجھے دشمن نے مغلوب کر لیا ہے پس تو میرا بدلہ لے جس پر ہم نے بادل کے دروازے ایک جوش سے بہنے والے پانی کے ذریعہ سے کھول دیئے اور زمین میں بھی ہم نے چشمے پھوڑ دیئے پس (آسمان کا) پانی زمین کے پانی کے ساتھ ایک ایسی بات کے لئے اکٹھا ہو گیا جس کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

ان آیات میں حضرت نوح علیہ السلام اپنے منکرین کیطرف سے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں إِنِّي مَغْلُوبٌ اور خدا کے حضور التجا کرتے ہیں فَانْتَصِرْ کہ اے خدا تو اب انتقام لے اور میری مدد کر طوفان نوحؑ کی تاریخ بتلاتی ہے کہ طوفانِ نوح آسمان سے جہاں موسلادھار بارش برسا رہا تھا وہاں زمین سے بقول ماہرین طبقات الارض اس جگہ آتش فشاں عوامل کارفرما تھے جس کی وجہ سے تحت البحر گرم چشمے پھوٹ پڑے۔ اب آسمان اور زمین کا ابلتا ہوا پانی مل گیا۔ جس طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے۔

فَالْتَقَى الْمَاءُ یہاں مفسرین نے "الماء" سے مراد "مَاءَيْنِ" یعنی دو پانی لئے ہیں یعنی ایک اوپر سے بادل سے پانی برستا تھا اور دوسرا نیچے سے زمین سے پھوٹتا تھا چنانچہ قوم نوحؑ کی تباہی اور غرقابی کے متعلق ذکر ہوا ہے۔

مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا ○ نوح ۲۶

اپنے گناہ کی وجہ سے قوم نوحؑ کے افراد اس طوفان مہیب میں غرق کرائے گئے اور آگ میں داخل کئے گئے۔

قرآن کریم نے طوفانِ نوحؑ کے ذکر میں وَفَارَ التَّنُّورُ کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔ لفظ تنور کا استعمال ہماری زبان میں جہاں روٹی پکائی جاتی ہے ہوتا ہے تاج العروس میں وجہ الارض یعنی سطح زمین مذکور ہیں اس کے ایک معنی کل مفجر ماءٍ پانی پھوٹ نکلنے کی جگہ یعنی چشمہ کے بھی ہیں اور بلند جگہ کے بھی ہیں تورات میں تنور بھٹی کے معنوں میں وارد ہوا ہے نیز تورات میں آتش فشاں دھانے کو تنور سے تشبیہ دی گئی ہے"

پیدائش ۱۹/۲۸

اس سلسلہ میں قابلِ غور یہ امر بھی ہے کہ قرآن کریم میں لفظ التنور آیا ہے یہ الف لام بتلاتا ہے۔ کہ یہ کوئی معروف مقام ہے۔ چنانچہ کوہ جودی پر اگر شمال مغرب میں نظر دوڑائی جائے تو سطح سمندر سے آٹھ سے لے کر دس ہزار فٹ تک لمبا دھانہ نظر آتا ہے جس کے پاس ایک چھوٹی جھیل ہے۔ اور ایک بڑی جھیل ہے اس جگہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی جگہ التنور ہے۔ اس دھانے کو نمرود کہتے ہیں اور اس جھیل کو جھیل نمرود کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے بڑی جھیل وان VAN کہلاتی ہے چنانچہ ARMENIA TRAVELS میں لکھا ہے۔

"دراصل نمرود ساری دنیا کے آتش فشاں پہاڑوں میں سب سے بڑا اور مکمل دھانہ ہے"

کون نہیں جانتا کہ آتش فشاں دھانے ہمیشہ پانی یا بھاپ اگلتے ہیں اور لاوا بھی ان سے بہتا ہے۔ اس لئے لفظ التنور کے معنی چشمہ۔ بلند جگہ اور آگ کی بھٹی سبھی درست ہیں اور قرآن کریم کا بیان وَفَارَ التَّنُّورُ اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اس قوم کو آگ کے عذاب سے بھی دوچار ہونا پڑا۔

(۴)

طوفانِ نوحؑ جو تاریخ عالم کا اہم ترین واقعہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو دنیا کے ہر لٹریچر میں موجود ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس طوفانِ نوح کی تفصیل کیا ہے؟ تورات اس کا ذکر یوں کرتی ہے۔

"چالیس دن تک زمین پر طوفان رہا اور پانی بڑھا اور اس نے کشتی کو اوپر اٹھا دیا سو کشتی زمین پر سے اوپر زمین پر بہت ہی زیادہ چڑھا اور سب اونچے پہاڑ جو دنیا میں ہیں چھپ گئے۔ پانی ان سے پندرہ ہاتھ اور اوپر چڑھا اور پہاڑ ڈوب گئے"

(پیدائش ۷ تا ۲۱)

یہ واقعہ آج سے تقریباً سات ہزار برس پہلے ہوا مگر اس طوفانِ نوح کی ہولناکی سے آج بھی نفس پر دہشت طاری ہو جاتی ہے۔ قرآنِ کریم نے اس طوفان کا ذکر اور سفینۂ نوحؑ کے رک جانے کا ذکر یوں کیا ہے:۔

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

(سورۃ ہود آیت ۴۵)

اس کے بعد زمین سے کہہ دیا گیا کہ تو اپنے پانی کو نگل جا اور آسمان سے کہا گیا کہ اے آسمان اب تو برسنے سے تھم جا اور پانی کو جذب کر دیا گیا۔ اور حکم ربانی پورا ہوا اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور اعلان عام کر دیا گیا کہ قوم ظالمین کے لئے بربادی ہے اللہ اکبر وسبحان اللہ! قرآنی بلاغت اور اسلوب بیان نے چند گنتی کے الفاظ میں طوفانِ نوح کے کوائف کو بیان کر دیا اور قوم نوحؑ کی تکذیب اور اعراض کا نتیجہ ظاہر کر دیا۔

حضرت نوحؑ کی کشتی جس جگہ پر ٹھہری تھی قرآن کریم نے اس کا نام جودی رکھا ہے مگر تورات نے اس کا نام ارراط رکھا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس سلسلہ میں یہ تحریر فرمایا ہے:۔

"قرآن مجید میں جہاں کشتی ٹھہری تھی اس کا نام جودی رکھا گیا ہے لیکن بائبل میں اس کا نام ارراط جو حقیقۃً عربی لفظ ہے۔ حضرت نوحؑ چونکہ عراق میں رہتے تھے اس لئے ان کے لئے اس لفظ کا استعمال آسان تھا۔ قرآن مجید میں اس کا نام جودی رکھنا ایک لسانی نکتہ ہے جود کے معنی عربی زبان میں رحمت اور آسانی کے ہوتے ہیں۔ پس اس جگہ کا نام جودی رکھ کر اس طرف اٹھ گئی اور پانی زمین پر چڑھتا ہی گیا اور بہت بڑھا اور کشتی پانی کے اوپر تیرتی رہی اور پانی اشارہ کیا کہ وہ میرے احسان اور رحمت کے اظہار کا مقام تھا۔

لغت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ارراط کے معنی بھی وہی ہیں جو جودی کے ہیں چنانچہ عربی لغت میں لکھا ہے کہ راط کے معنی ہوتے ہیں پناہ چاہی (اقرب) اور ارراط کے معنی ہوئے "میں پناہ کی جگہ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں"

پس اس میں بھی وہی جودی والے معنی آگئے ہیں"

(تفسیر صغیر)

جبل ارراط اس سلسلہ کوہ میں واقع ہے جو آرمینیا کو میسوپوٹیمیا (عراق) سے جدا کرتا ہے اور ارراط اس چوٹی کا نام ہے جو جبل وام کے جنوب مغرب میں واقع ہے اس جوار ضی میں کردوں کی زبان پر آج تک یہ روایت چلی آرہی ہے کہ کشتی نوح یہاں آکر رکی تھی۔

(۵)

اب طوفان کا پانی کم ہونا شروع ہوا۔ توریت میں مذکور ہے۔

"پھر خدا نے زمین پر ایک ہوا چلائی اور پانی رک گیا اور بارش تھم گئی اور پانی گھٹتے گھٹتے ۱۵۰ دن کے بعد کم ہوا اور ساتویں مہینے کی سترھویں تاریخ کو کشتی ارراط کے پہاڑوں پر رک گئی"

(پیدائش باب ۹)

ملک عراق کا نقشہ اگر دیکھا جائے تو طوفان نوح کی حد جبل نمرود سے لے کر جبل جودی تک کا وسیع علاقہ طوفان کا مرکز تھا اور یہ علاقہ ہی طوفان کی لپیٹ میں آیا۔ اس طوفان کے متعلق یہودی، عیسائی اور اسلامی لٹریچر میں سخت اختلاف اور تضاد پایا جاتا ہے۔ یہ طوفان تمام کرۂ ارضی پر نہیں آیا تھا بلکہ یہ اس علاقہ میں محدود تھا جہاں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم آباد تھی۔ اس واقعہ طوفانِ نوح میں انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے کئی اخلاقی اور تربیتی مواعظ حسنہ موجود ہیں جس سے ہر شخص فائدہ حاصل کر کے اپنے نفس میں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ اس میں انبیاء کی صداقت و حقانیت کا امتیازی معیار بیان کیا گیا ہے۔

وَفِي ذَٰلِكَ عِبْرَةً وَتَذْكِرَةً لِمَنْ لَهُ عَيْنَانِ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی صدا

لسٹر مقام پر کامیاب سرکٹ کانفرنس

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج سیرالیون)

سیرالیون میں بارشوں کا موسم ختم ہونے پر ہر ماہ اکتوبر تا دسمبر ہر سال ملک کے مختلف مقامات پر سرکٹ کانفرنسیں منعقد کر کے لوگوں تک پیغام حق پہنچانے۔ اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کرتے اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاتا ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں امسال پہلی کانفرنس بروز اتوار مورخہ ۲۵ اکتوبر ۸۱ء کو لسٹر (Lestar) مقام پر منعقد کی گئی۔ یہ مقام ان بابرکت اور خوش نصیب مقامات میں سے ایک ہے۔ جس کو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ ۷۵ء میں اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت بخشی تھی اور وہاں کی مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔ مسجد کی بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے ایک بلند پہاڑی پر اپنے سیرالیون کے دورہ کے دوران ۱۹۶۶ء میں رکھی تھی۔ اس پہاڑی اور وادیوں والے مقام کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ سیرالیون میں سب سے پہلا عیسائی مشنری چرچ اس مقام پر قائم کیا گیا اور اس کے بعد یہ عیسائیت کا مرکز بن گیا۔ گو اس علاقہ میں مسلمان بھی معمولی تعداد میں موجود تھے مگر ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ نہ ان کے لئے کوئی اجتماع کی جگہ۔ اس جگہ عیسائیت مکمل طور پر چھائی ہوئی تھی۔ ۱۹۶۱ء میں خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی فری ٹاؤن کے چند احمدی احباب کے جن میں الحاج عبداللہ کول اور بشیر احمد جوکی شامل تھے۔ اس امر کی توفیق عطا فرمائی کہ عیسائیت کے اس گڑھ میں خدا تعالیٰ کی توحید اور اسلام سید ولد آدم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا پیغام پہنچایا جائے۔

چنانچہ ایک عید کی نماز کے بعد ہم نے بلند و بالا پہاڑوں کو پیدل عبور کرتے ہوئے ان وادیوں میں پہنچے اور وہاں جو مسلمان تھے ان کو اکٹھا کیا

حضرت اقدس ..... کی آمد سے آگاہ کیا اور ان کے اندر اسلام کی تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کی روح پیدا کی۔ اور عیسائی لوگوں میں اسلام کے بارہ میں لٹریچر تقسیم کر کے ان کی غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش کی۔ اسکے بعد وہاں متواتر جانے کا پروگرام جاری رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک نہایت ہی مضبوط اور مخلص جماعت قائم ہو گئی۔ اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے زمین کا انتخاب کر کے کاغذات بنوائے اور مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جب ۱۹۶۵ء میں دورے پر تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک سے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب نے اس پر جماعت کے احباب اور پاکستانی اساتذہ کے وقار عمل کے ذریعہ اسکی دیواریں کھڑی کیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے ۷۵ء میں جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کے تعاون سے اس امر کی بھی توفیق بخشی کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سیرالیون سے صرف دو ہفتہ قبل اس مسجد کی تعمیر کو مکمل کیا گیا۔ جس کا افتتاح حضور اقدس نے مورخہ ۸ مئی ۱۹۷۵ء بروز جمعہ فرمایا۔ اس طرح تثلیث کدہ میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ کی صدا پانچوں وقت بلند ہونے لگی اور توحید الٰہی اور رسالت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید اس علاقہ میں سنائی دینے لگی اور آہستہ آہستہ عیسائیوں کا رجحان اسلام کی طرف ہونے لگا اور انکی غلط فہمیاں اسلام کے بارہ میں دور ہونے لگیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں لوگ اس علاقہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس مقام پر مسجد میں پہلی سرکٹ کانفرنس مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار منعقد ہوئی جس میں لسٹر گلاسٹر ریجنٹ۔ والنگٹن۔ گوواچ۔ روکنڈ اور فری ٹاؤن سے بعض احباب جماعت نے کثرت سے شرکت کی اور کانفرنس کی رونق کو دوبالا کیا۔ بعض عیسائی دوست بھی چرچ کی سروس کے بعد کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے آئے۔ بلکہ ایک عیسائی دوست

MR. Sam Janson

نے حاضرین سے خطاب بھی کیا اور جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو سراہا کہ انہوں نے اس مقام پر مسجد تعمیر کر کے انہیں دین حق کی اصل تعلیمات سے روشناس ہونے کا موقع پیدا کیا ورنہ اس سے قبل وہ اسلام کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیوں میں مبتلا تھے اور اسلام کے بارہ میں کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھے ہم جماعت احمدیہ کے شکر گزار ہیں کہ اس کے ذریعہ ہمیں ایک عظیم مذہب کو قریب سے دیکھنے اور اسکی اخوت و محبت سے پر تعلیمات کے مطالعہ کا موقع ملا ہے۔

اجلاس کی کارروائی خاکسار کی صدارت میں ۱۰ بجے شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید مسٹر سلیمان مانسرے پریذیڈنٹ فری ٹاؤن جماعت نے نہایت خوش الحانی سے کی جسکے بعد چیف الماموکارہ پریذیڈنٹ لسٹر جماعت نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اور جماعت احمدیہ مشن کا شکریہ ادا کیا جس کے ذریعہ انہیں اسلام کی نئی روشنی ملی۔ پھر مسٹر علی کمارہ نے لسٹر میں جماعت احمدیہ کے قیام کی مختصر تاریخ بیان کی اسکے بعد الحاج ایم۔ کے بونگے جنرل سیکرٹری نے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی مذہبی تعلیمی اور طبی خدمات کا مختصر خاکہ پیش کیا۔ الحاج سوالے دین نے ظہور مہدی پر حاضرین سے خطاب کیا۔

خاکسار نے ابتداء اور آخر میں حاضرین سے خطاب کیا۔ چونکہ اس مجلس میں عیسائی بھی موجود تھے لہٰذا اسلام کا حسین تعلیم پر جو دنیا میں امن و امان پیدا کرنے مختلف مذاہب کے درمیان اخوت و محبت کے تعلقات پیدا کرنے کے بارہ میں ہے تفصیلاً روشنی ڈالی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حسنہ آپ کے بنی نوع انسان پر بے پایاں احسانات کو بیان کیا گیا۔ اور خصوصاً عورت کے حقوق کے بارہ میں مغرب میں جو غلط فہمیاں اسلامی تعلیم کے متعلق پیش کی جاتی ہیں۔ ان کی وضاحت کی اس طرح (حضرت اقدس) ..... کی بعثت اور غرض کو بیان کرنے کا موقع ملا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی اور لسٹر کے احباب جماعت مرد اور عورتیں اس موقع پر بہت ہی خوش نظر آ رہے تھے۔ اور انہوں نے مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جزاھم اللہ احسن الجزاء پھر اجتماعی کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور احباب جماعت اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ الحمد للہ

تدبیر کا رستہ کھلا ہے۔ نصیحت ہمیشہ کامیاب رہتی ہے

بانی مجلس خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"مجھے یاد ہے بچپن میں میرا ایک دوست تھا۔ مجھے اس کی بعض بدیوں کا پتہ لگا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا یہ ٹھیک ہے کہ تم میں فلاں فلاں بدیاں پائی جاتی ہیں؟ اس نے کہا ٹھیک ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ میں نے اتنے گناہ کئے ہیں کہ اب سزا سے بچ نہیں سکتا اور مجھے دوزخ میں جانا ہی ہے اس لئے اب میں گناہ خوب زور سے کرتا ہوں کہ اس زندگی کے تو لطف اٹھا لوں۔ میں نے اسے سمجھایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر ایسی طاقتیں پیدا کر دی ہیں جن کے ذریعہ اگر وہ چاہے تو بدیوں پر غالب آ سکتا ہے۔ وہ سمجھ گیا اور اس کے بعد اس نے اصلاح کی کوشش کی جس سے اس کی اصلاح ہو گئی اور وہ بدیوں پر غالب آ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔ ہم ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ ہم مومن کی بھی مدد کرتے ہیں اور کافر کی بھی مدد کرتے ہیں۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مومن کو بھی روزی دیتا ہے اور کافر کو بھی روزی دیتا ہے۔ مومن کی کوشش کو بھی کامیاب کرتا ہے اور کافر کی کوشش کو بھی کامیاب کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم کافر کو بھی دنیوی فوائد کے حصول میں جن کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں، مدد دیتے ہیں تو جو ہم سے ملنے کی کوشش کرے اسے ہم کیوں مدد نہیں دیں گے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے دشمن کی بھی مدد کرتا ہے تو وہ اپنے دوست کی مدد کیوں نہیں کرے گا۔ حقیقت یہی ہے کہ تدبیر کا رستہ کھلا ہے۔

پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى (اعلیٰ) تو نصیحت کرتا جا کیونکہ نصیحت ہمیشہ ہی فائدہ دیتی ہے۔ یہ تدبیر کبھی رائگاں نہیں گئی۔ جب کسی قوم کے افراد نے اصلاح کر لی وہ ہمیشہ ہی کامیاب ہوئے۔ "اِنْ" کہہ کر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ یہ قطعی اور لازمی بات ہے کہ نصیحت ہمیشہ کامیاب رہتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم صفحہ ۳۲۶)

پس ہمارے لئے مایوسی کا کوئی مقام نہیں۔ تدبیر کا رستہ کھلا ہے۔ خود اپنے نفس کی اصلاح اور اپنے کمزور بھائیوں کی اصلاح اور تربیت کے لئے حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لے کر ہر ممکن سعی کرتے چلے جانا ہمارا فرض ہے۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائد صاحب خدام الاحمدیہ!

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے اطفال الاحمدیہ کو جماعت کی تیسری دیوار اور ان کی تربیت کو ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے۔

اطفال کی اعلیٰ تربیت کے لئے فوری طور پر ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر فرما کر مرکز کو آگاہ کریں (یاد رہے مربی اطفال انصار اللہ سے تعلق رکھتے ہوں) خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ کنونشن احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ کنونشن ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو ایوانِ محمود ربوہ میں بخیر و خوبی منعقد ہوا الحمد للہ۔ کنونشن کی جملہ کارروائی کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

کارروائی شوریٰ

صبح ۹ بجے شوریٰ کی کارروائی تلاوتِ قرآنِ کریم سے شروع ہوئی جو مکرم پرویز احمد صاحب نے کی۔ جس کے بعد مکرم محمد احمد صاحب اشرف نے سالِ گزشتہ کی شوریٰ کے فیصلوں اور ان پر عمل درآمد کی رپورٹ سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ بعدازاں بہت سی تجاویز زیرِ غور آئیں اور مندرجہ ذیل فیصلے ہوئے۔

(۱) آئندہ سال جو یونٹس شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں گے وہ از خود سب کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ ان کی نمائندگی سب کمیٹی کے اجلاس اوّل میں ضروری ہوگی جو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پہلے روز ہوگا۔ سب کمیٹی کے مزید ممبران بھی نامزد کر دیئے جائیں گے۔ جو تجاویز پر غور کرنے کے بعد اپنی سفارشات پیش کریں گے۔ مندرجہ ذیل یونٹس سب کمیٹی کے مستقل ممبر ہوں گے۔

ربوہ، لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ، فیصل آباد، سرگودھا، حیدر آباد، ٹنڈو جام، جام شورو۔ بہاولپور، ملتان، راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ،

۲۔ ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو دستور پر غور کرے گی اور شوریٰ کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی حتمی سفارشات جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء تک پیش کرے گی۔ مکرم کریم الدین احمد صاحب اس کمیٹی کے صدر ہوں گے۔

۳۔ آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل افراد، مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی کے طور پر کام کرتے رہیں گے۔ کنونشنز ملک خالد مسعود سیکرٹری کریم الدین احمد ممبران منور احمد نعیم، محمد احمد اشرف۔ خواجہ نصیر احمد شوریٰ کی یہ کارروائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد تک جاری رہی۔

حضور کی تشریف آوری

حضور کی تشریف آوری پر تلاوت قرآنِ پاک سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم پرویز احمد صاحب نے تلاوت کی اور مکرم محمود احمد صاحب اشرف نے حضرت مصلح موعودؓ کی مشہور نظم

ع ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ

خوش الحانی سے پڑھی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے احمدی طلبہ سے خطاب فرمایا انہیں اپنی زریں نصائح سے نوازا اور اجتماعی دعا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت اہم خطاب کی تفصیلی رپورٹ الفضل میں الگ شائع ہو چکی ہے جملہ طلبہ کو چاہئے کہ اسے غور سے پڑھیں اور سب نصائح کو حرزِ جان بنائیں۔ حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے "اعلیٰ تعلیم کے مواقع" پر احمدی طلبہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ بنیادی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ طلباء کو ان مواقع کے بارہ میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اس کے بعد مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے طلباء کو تعلیمی میدان میں ترقیات حاصل کرنے کے لئے بعض چھوٹی چھوٹی لیکن نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ آپ نے بتایا کہ طلباء خواہ ترقی کی کسی بھی منزل پر پہنچ جائیں۔ وہ اپنے اساتذہ کی عزت و احترام کو کبھی نہ بھولیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے نوبل انعام یافتہ سائنس دان مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی مثال پیش کی اور طلبہ کو انتہائی مؤثر طریقہ پر اس چھوٹی سی بات کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ آپ نے طلبہ کو لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ کرتے کے وقت ضائع نہ کرتے، دل لگا کر علم حاصل کرنے، اپنے کورس کے مضامین کے علاوہ ادب اور اپنے ذوق کے مطابق دیگر مضامین کے مطالعہ کی ضرورت پر زور دیا کہ اس طور پر احمدی طلبہ خود علم سیکھنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو سکھانے کے فرض سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں:۔

محترم مرزا غلام احمد صاحب ناظر تعلیم نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت اقدس کی الہامی تحریر "میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے" کے حوالہ سے طلبہ کو اپنے اپنے مضامین میں محنت سے تعلیم حاصل کرنے کے سلسلہ میں ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے اس کے لئے جماعت صدر انجمن احمدیہ اور نظارت تعلیم کی طرف سے کئے جانے والے اقدامات سے طلباء کو آگاہ فرمایا۔ آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ جسم اور ذہن کو جلا بخشنے والی کھیلوں میں بھی حصہ لیں۔ آپ نے طلبہ کو سیاست سے علیحدہ رہنے اور اپنے عقائد کا برملا اظہار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے اس امر پر اظہارِ خوشنودی فرمایا کہ احمدی طلبہ کا جماعت سے گہرا۔ فعال اور مؤثر رابطہ موجود ہے اور وہ جماعتی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ خلافت لائبریری ربوہ میں ٹیکسٹ بک سکیم کے تحت سٹوڈنٹس سیکشن قائم ہو چکا ہے اور احمدی طلبہ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سرپرست احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے اپنے اختتامی خطاب میں دعا کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو نصائح آج کی گئی ہیں۔ طلبہ کو چاہیئے کہ وہ ان پر عمل کریں اور نیک نیتی، بلند ارادے اور پختہ عزم کے ساتھ ساتھ اپنی مخلصانہ اور عاجزانہ دعاؤں کو اپنے سب سے زیادہ طاقتور ہتھیار کے طور پر استعمال کریں۔ آپ نے طلبہ کو امتحان کے نزدیک دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ دورانِ سال بھی دعا سے غافل نہ ہونے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ بزرگوں کو دعائیہ خطوط لکھنے کے ساتھ ساتھ خود بھی اپنے لئے دعا کی جائے آپ نے فرمایا کہ احمدی طلبہ کو صرف پاس ہونے کے لئے نمبر مل جانا کافی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ انہیں اپنے مضامین میں چوٹی کا عالم بننا ہے آپ نے ایک حکایت کے ذریعہ طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ دوسروں کے مارے ہوئے شکار کو کھانے والے گیدڑ نہ بنیں بلکہ وہ شیر بنیں جس کا مارا ہوا شکار دوسرے جانوروں کے لئے بھی خوراک مہیا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ احمدی طلبہ مرکز سے رابطہ قائم رکھیں۔ آخر میں آپ نے کنونشن میں طلبہ کی شمولیت پر ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

اس اجلاس کے اختتام پر محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

دعوت عصرانہ

شام کو ایوان محمود کے ہال ہی میں نمائندگان شوریٰ کے لئے دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ دعوت کے اختتام پر حافظ مبارک احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے عہدیداران سے نہایت دلنشیں انداز میں الوداعی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ کنونشن بخیر و خوبی اور نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

حاضری

کنونشن میں امسال پاکستان کے ۱۹ تعلیمی بورڈ اور یونیورسٹیوں کے ۸۸۰ احمدی طلبہ شریک ہوئے۔ جن میں سے ۲۰۰ عہدیداران نمائندگان تھے۔ پاکستان کے علاوہ لائبیریا، یونیورسٹی۔ ہالینڈ سے ایک احمدی طالب علم بھی کنونشن میں شامل ہوئے۔

کنونشن کے انتظامات کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سرپرست نے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جو کمیٹی مقرر فرمائی تھی وہ درجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔

کنوینر:۔	ملک خالد مسعود صاحب
سیکرٹری:۔	کریم الدین احمد صاحب
ممبران:۔	منور احمد نعیم صاحب
"	محمد احمد اشرف صاحب
"	خواجہ نصیر احمد صاحب

کارگزاری

خدا تعالیٰ کے فضل سے دوران سال احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے مرکزی دفتر کو کام کرنے کی جو توفیق ملی۔ اس کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے۔

۱۔ پاکستان کے ۲۷ شہروں میں باقاعدہ ایسوسی ایشن قائم ہوئی۔ اکثر جگہوں پر انتخابات ہوئے بعض جگہ پر نامزدگی کے ذریعہ عہدیدار مقرر کئے گئے۔ بعض جگہ سے احمدی طلبہ نے دلچسپی لے کر محترم سرپرست ایسوسی ایشن سے براہ راست رابطہ قائم کیا۔ ۲۱ شہروں سے احمدی طلبہ کی تجنید اکٹھی کی گئی۔ ۲۔ غیر ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے لئے احمدی طلبہ کی راہنمائی کے لئے ایسوسی ایشن کی طرف سے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ۶۰ سے زائد یونیورسٹیوں کے داخلہ فارم اور پراسپکٹس منگوائے گئے۔ ۱۰۰ سے زائد یونیورسٹیوں کے پتے اکٹھے کئے گئے۔ اس طرح اعلیٰ تعلیم کے لئے احمدی طلبہ کو تحریک اور راہنمائی کی گئی۔

۳۔ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں داخلہ کے لئے بھی احمدی طلبہ کی راہنمائی اور مدد کی گئی اور اس سلسلہ میں ہزاروں خطوط کے جواب دیئے گئے۔

۴۔ احمدی طلبہ میں مؤثر اور مضبوط رابطہ کے لئے تمام ایسوسی ایشنز کے صدران کے پتے ہر ایسوسی ایشن کو بھجوائے گئے۔

۵۔ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ربوہ میں ایف اے / ایف ایس سی کے طلبہ کے لئے فری کوچنگ کلاس منعقد کی گئی۔

۶۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے مونوگرام کا ڈیزائن تیار کر لیا گیا ہے (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل مرحوم سابق منیجر احمدیہ اسٹیٹ سندھ بشیر آباد اسٹیٹ و ظفر آباد لوتکا اسٹیٹ ضلع حیدر آباد کو اچانک ۲۶ اکتوبر کو دل کا دورہ پڑا اور چند گھنٹے بعد وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۶۱ سال تھی انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ ۱۹۶۳ء سے نثار دنیا ز بلڈنگ فلیٹ ۴ ہیرا آباد حیدر آباد بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مقیم تھیں۔ ظفر آباد لوتکا میں صدر لجنہ رہیں۔ حیدر آباد میں خدمتِ خلق کی سیکرٹری رہیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ غریبوں کا بہت خیال رکھتی تھیں جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ الغرض مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دیوے۔ اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔

(چوہدری محمد جمیل گوندل صدر جماعت احمدیہ و منیجر ظفر آباد لوتکا اسٹیٹ ضلع حیدر آباد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بہو اہلیہ عزیزم ناصر احمد ظفر ریلوے گارڈ خانیوال ایک طویل عرصہ سے بوجہ رعشہ و فالج بیمار ہے اعصاب اور زبان پر اثر ہے۔ (محمد ابراہیم شاد چھور چک ۱۱۱ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ مکرم برادرم حکیم محمد اکبر صاحب کا بڑا لڑکا عزیزم محمد اصغر ٹانگوں میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہے حرکت کرنا بھی مشکل ہے۔ (طارق محمود جاوید مربی سلسلہ بھیرہ)

۳۔ میرے والد محترم سید عبدالکریم صاحب کراچی میں بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں۔ (حنیفہ قمر مقیم جرمنی)

۴۔ خاکسار کے بڑے بہنوئی ایک پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں نیز خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ بڑھاپا بہت کمزور ہیں۔ (عبدالرشید تبسم وقف جدید (ارشاد) ربوہ

۵۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کا کینسر کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے جو بظاہر کامیاب ہے جسم کا بہت سا متاثر گوشت کاٹ دیا گیا ہے والدہ محترمہ اس اپریشن کی وجہ سے بہت کمزور ہیں۔ (محمد سلیم ڈوگر چکیاں کلاں ضلع گوجرانوالہ)

۶۔ خاکسار کئی دنوں سے شدید بیمار ہے۔ (خلیل احمد ناصر ظفر آباد فارم ضلع حیدر آباد)

۷۔ میرے ایک دوست مراد خان صاحب بھٹی کے گزشتہ دنوں دو اپریشن ہوئے ہیں ایک ہاتھ کا دوسرا ریڑھ کی ہڈی کا دونوں اپریشن کامیاب رہے ہیں ابھی مکمل آرام نہیں اور کمزوری بہت ہے خاکسار کو بھی درد گردہ کی تکلیف متواتر ہونے لگی ہے۔ (ممتاز حسین مغربی جرمنی)

۸۔ خاکسار کی بچی عزیزہ رابعہ ویلی پیدائشی طور پر بیمار ہے۔ (شیخ عبدالقدیر دھوبی گھاٹ فیصل آباد)

۹۔ میرا بڑا لڑکا عزیز سلطان احمد چودہ پندرہ روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ (منظور احمد ناصر انسپکٹر بیت المال گوجرانوالہ)

قارئین الفضل ان سب بیماروں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

۲ دسمبر تا ۱۱ دسمبر "عشرۂ تربیت" منایا جائے۔ اس سلسلہ میں ہدایات آپ تک بھجوائی جا رہی ہیں۔ پنجگانہ نماز باجماعت میں خدام کی سو فیصد حاضری کے لئے مؤثر مساعی۔ تلاوت قرآن کریم میں باقاعدگی۔ روزانہ تربیتی اجلاس میں تقاریر۔ 'ہماری تعلیم' کا مطالعہ۔ دو مرتبہ باجماعت نماز تہجد۔ صحبت صالحین۔ دعاؤں، ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید میں اپنا وقت گزارنے اور اسلامی اخلاق کو اپنانے کے لئے منظم کوشش: اس کے بنیادی مقاصد ہیں۔ امید ہے آپ اس سلسلہ میں اپنی مساعی جمیلہ سے مرکز کو آگاہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ (مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ابھی تک مجالس اطفال کی طرف سے فہرس تجنید برائے ۸۲-۱۹۸۱ء موصول نہیں ہوئیں۔ براہ کرم اس کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہوئے جلد از جلد تمام ناظمین اطفال فہرس تجنید دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ارسال فرمائیں۔ ۷ تا ۱۲ سال کے اطفال اور ۱۳ تا ۱۵ سال کے اطفال کی الگ الگ طور پر فہرستیں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۷۔ شعبہ مال کو فعال بنانے کے لئے چندہ کی وصولی کے لئے ٹوکن ٹیکس شائع کرا کر ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کو بھجوائی گئیں۔

۸۔ لاہور، کراچی۔ حیدر آباد، فیصل آباد کی ایسوسی ایشن نے دوران سال نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

شرح چندہ ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ حسب ذیل ہے

۱۔ پاکستان		۱۵/- روپے سالانہ
۲۔ امریکہ، کینیڈا، جزائر فجی	بذریعہ ہوائی ڈاک	۱۵۰/- "
	" بحری ڈاک	۸۰/- "
۳۔ دیگر غیر ممالک	بذریعہ ہوائی ڈاک	۱۰۰/- "
	" بحری ڈاک	۶۰/- "

جو دوست ابھی تک ماہنامہ کے خریدار نہیں بنے اُن سے درخواست ہے کہ ماہنامہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

اللہ کے محبوب بندے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم: (۳-۳۱)

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگوں کو) کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم عمل اور اس کا کارگر اثر حضرت اقدس کے بے نظیر الفاظ میں پڑھیے۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب برپا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا ص۵)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں دنیا کے لیے نہ تھیں بلکہ آپ کی دعائیں یہ تھیں کہ بُت پرستی دُور ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم میں دیکھ لوں کہ جہاں ہزاروں بُت پوجے جاتے تھے وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔"

غلبہ اسلام کی صدی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دعا کی تدبیر کو تیز تر کرتے چلے جائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی محبت اور مغفرت کے اہل ہوں (آمین)

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فہرست کتب سلسلہ برائے مطالعہ سال ۸۲-۱۹۸۱ء

سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں مطالعہ کے لیے حسب ذیل کتب سلسلہ مقرر کی جاری ہیں۔

نومبر: الحجۃ البالغہ۔ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

دسمبر: کشتی نوح

فروری: سبز اشتہار

اپریل: آزادی ضمیر اور اسلام (حضور ایدہ اللہ)

جولائی اگست: چشمۂ معرفت (دو ماہ کے لیے)

اکتوبر: گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے

دسمبر: برکات الدعا

جنوری: لیکچر لدھیانہ

مارچ: لیکچر سیالکوٹ

مئی، جون: جنگ مقدس (دو ماہ کے لیے)

ستمبر: اسلامی اصول کی فلاسفی

نومبر: دافع البلاء

نوٹ:۔ ان کتب میں حسب ضرورت جب کوئی تبدیلی ہوئی تو اس کی اطلاع مجالس کو کر دی جائے گی

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سویابین کا کالم : ہر ہفتے کے روز

سویابین کی بھجیا اور حلوہ

(محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پچھلی اشاعت مورخہ ۱۹۸۱-۱۱-۲۱ میں ہم نے سویابین کی دو ڈشیں تیار کرنے کی تراکیب بتائی تھیں۔ اس دفعہ دو مزید تراکیب بھجیا اور حلوہ کی حاضر ہیں۔ حضور انور کے ارشاد کے ماتحت ہر احمدی گھر میں سویابین کا استعمال رائج ہونا چاہیئے۔

احباب کرام حضور کے ارشاد پر عمل کر کے برکتوں اور فضلوں کے وارث بنیں۔

ممتاز کالم نگار م ش نے مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۱ء کے نوائے وقت میں لکھا ہے کہ پاکستان کے عالمی شہرت کے سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام عرصہ دراز سے سویابین بطور غذا استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔

> " سویابین کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے دل پر کبھی بیماری حملہ نہیں کرتی ..... سویابین میں سارے معلوم وٹامنز موجود ہیں ..... خدام الاحمدیہ ایسا انتظام کرے کہ لوگوں کو اس کے کھانے کی عادت پڑ جائے "
>
> (ارشاد حضور ایدہ اللہ
> - (الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

تراکیب کے بارے میں ہر قسم کے استفسارات آراء تجاویز اور مشوروں کا خیر مقدم کیا جائیگا

ترکیب نمبر ۳ بھجیا

ایک پاؤ سویابین رات کو بھگو دیں صبح تک پانی جذب کر کے سویابین پھول جائے گی اور ذرا سا دبانے سے اس کا چھلکا علیحدہ ہو جائے گا۔ مٹھی میں لے کر ملیں یا دونوں ہاتھوں کے درمیان سویابین کے دانوں کو ذرا سا رگڑیں تو چھلکا علیحدہ ہو جائے گا۔ اس کا چھلکا اتار کر آدھ گھنٹہ اسے ابال لیں پھر اسے سل وٹہ یا کونڈی میں یا قیمہ کرنے کی مشین میں پیس لیں۔

پکانے کی ترکیب :- سویابین ایک پاؤ - گھی ½ پاؤ - پیاز ½ پاؤ ٹماٹر ½ پاؤ - دہی ½ پاؤ - نمک مرچ حسب ذائقہ - سبز مرچ اگر میسر ہو چھ دانے

پہلے گھی کو گرم کر کے پیاز کو اس میں سرخ کر لیں پھر اوپر کی تمام چیزیں اور کوٹی ہوئی سویابین اکٹھی اس گھی میں ڈال کر بھون لیں۔ شروع میں گھی بالکل خشک ہو جائے گا اور یوں محسوس ہوگا کہ جیسے گھی کی کمی ہے مگر تھوڑی دیر ہلکی آنچ پر بھوننے سے گھی چھوٹ جائے گا اس کے بعد اسے مزید تھوڑا بھون لیں نہایت ہی مزیدار ڈش تیار ہو جائے گی۔

ترکیب نمبر ۴ حلوہ

ایک پاؤ سویابین رات کو بھگو کر صبح اس کا چھلکا اتار لیں

اشیاء :- سویابین ایک پاؤ - دودھ ایک سیر اسمیں ½ سیر پانی بھی ڈال دیں۔ گھی سوا پاؤ (۵ چھٹانک) - چینی ۲½ چھٹانک (آدھ پاؤ سے کچھ زیادہ) تاہم ذائقے کے مطابق اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

ترکیب :- چھلکا اتارنے کے بعد سویابین کو دودھ اور پانی میں ڈال کر ابال لیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ جوں جوں دودھ خشک ہوتا جائے توں توں ایک لحظہ کیلئے بھی چمچہ ہلانا نہ چھوڑیں۔ ورنہ سویابین لگ جائے گی اور ذائقہ بگڑ جائے گا۔ جب یہ خشک ہو جائے تو اس میں گھی ڈال کر بھوننا شروع کر دیں۔ سویابین جلد ہی گھی کو جذب کرے گی اور یوں محسوس ہوگا کہ اور گھی ڈالنے کی ضرورت ہے لیکن اور گھی نہ ڈالیں۔ تھوڑی دیر بھوننے کے بعد گھی چھوٹ کر ظاہر ہو جائے گا۔ تب اس میں چینی ڈال دیں چینی جو پانی چھوڑے گی اس کے خشک ہونے کے بعد پھر اسے بھونیں یہاں تک کہ گھی دوبارہ چھوٹ جائے اس دوران بھی چمچہ مستقل ہلاتے رہیں ورنہ لگ جانے کا خطرہ ہے۔

اب نہایت لذیذ حلوہ تیار ہے۔ پستے بادام کی ہوائیاں چھڑک کر مہمانوں کو پیش کریں نہایت خوش ذائقہ ڈش ہے۔ اگر پسند کریں تو شروع میں چند دانے چھوٹی الائچی خوشبو کے لئے بھی ڈال سکتے ہیں۔ ویسے سویابین کی اپنی خوشبو نہایت اعلیٰ ہوتی ہے۔

موصیان کرام توجہ فرماویں

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو نظام وصیت جاری فرمایا ہے اس کی بناء ترکہ پر ہے۔ یعنی ایک موصی نے بروقت وفات جو جائیداد جس قیمت پر اپنے ورثاء کو منتقل کرنی ہے اس کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا ہے۔

زندگی میں حصہ جائیداد کی ادائیگی ایک استثناء ہے جو بعض مشکلات کے پیش نظر روا رکھی گئی ہے۔ زندگی میں حصہ جائیداد ادا کرنے کے لئے ناظم صاحب تشخیص جائیداد کو درخواست دینا ضروری ہے اور درخواست دینے کے وقت کے نرخوں کے مطابق حصہ جائیداد کا حساب کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی موصی / موصیہ جائیداد کی تشخیص کی درخواست سے قبل حصہ جائیداد میں رقوم ادا کریں گے تو وہ رقوم ان کے کھاتہ میں علی الحساب جمع رہیں گی۔ حساب اسی وقت کے نرخوں کے مطابق ہوگا جب موصی / موصیہ مرکز کو تشخیص جائیداد کی درخواست کریں گے

امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سب احباب کو اس امر سے مطلع فرمادیں۔

(نظارت بہشتی مقبرہ - ربوہ)

> " ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔"
>
> (نسیم دعوت صـ۱)

بقیہ :- اخبار احمدیہ

تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و تندرستی اور مسرت و خوشحالی والی لمبی زندگی عطا کرے اور اس کا وجود والدین و عزیزوں کے لیے موجب برکت و فرحت ہو۔ آمین۔

چمپا کریم
چہرے کی خوبصورتی
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

سرمہ حمید خورد ۳/- کلاں ۵/- روپے
تریاق سلیمانی ۳/- ۶/- ۱۵/- "
زد جام عشق مکمل کورس ۶۰/- "
معجون فلاسفہ ۲۵۰ گرام ۲۳/- "
شانتی کیپسول ۶۰ ۳۰/- "
حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس ۳۰/- "
حب اکسیر ہرنیا ۳۰/- معجون اکسیر ہرنیا ۳۰/- "
تریاق بواسیر ۱۵/- مرہم بواسیر ۶/- "

المنار دواخانہ
گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

آنکھ کا آپریشن بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا — CATARACT
کالا موتیا — GLAUCOMA
ناخونہ — PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں — STYES
آنکھ کا ناسور — EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا — EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ — EYE INJURY

بغیر آپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ۔ مشورہ۔ لٹریچر فری

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷